REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹ ۔ تار کا پتہ:۔ ڈیلی الفضل ربوہ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل
ربوہ

روزنامہ
یوم یکشنبہ
فی پرچہ ۱۱ نئے پیسے
۲ ربیع الثانی ۱۳۸۲ھ

شرح چندہ

سالانہ	۲۴ روپے
ششماہی	۱۳ "
سہ ماہی	۷ "
خطبہ نمبر	۵ "
بیرون پاکستان سالانہ	۴۵ "

جلد ۵۱/۱۶ ۔ ۲ تبوک ۱۳۴۱ ہش ۔ ۲ ستمبر ۱۹۶۲ء ۔ نمبر ۲۰۳

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

نخلہ ۳۱ اگست بوقت دس بجے صبح

کل شام پھر حضور کو اعصابی بے چینی کی تکلیف ہو گئی۔ رات نیند ٹھیک طرح نہیں آئی۔ اِس وقت طبیعت کچھ بہتر ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولےٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے

آمین اللّٰھم آمین

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ یکم ستمبر۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کو ٹانگ میں کچھ درد کی شکایت ہے۔ ویسے عام طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ احباب جماعت صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

محترم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کی صحت

ربوہ یکم ستمبر۔ محترم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ بایاں پاؤں حرکت نہیں کرتا۔ کمزوری بہت ہے نیز پیشاب بار بار آتا ہے۔ احباب صحت کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔

— اخبار احمدیہ —

— ربوہ یکم ستمبر۔ محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس انصار اللہ کوئٹہ کے سالانہ اجتماع میں شرکت کی غرض سے چند یوم کے لئے کوئٹہ تشریف لے گئے ہیں ۴۴

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

یقینی معرفت کے حاصل کرنے کیلئے ایمان ایک زینہ ہے

اِس زینہ پر چڑھنے والے معارف صافیہ اور مشاہدات شافیہ کا ضرور چہرہ دیکھ لیتے ہیں

"یاد رہے کہ خدا تعالےٰ نے ایمان بالغیب کا حکم فرما کر مومنوں کو یقینی معرفت سے محروم رکھنا نہیں چاہا بلکہ یقینی معرفت کے حاصل کرنے کے لئے ایمان ایک زینہ ہے جس زینہ پر چڑھنے کے بغیر سچی معرفت کو طلب کرنا ایک سخت غلطی ہے لیکن اس زینہ پر چڑھنے والے معارف صافیہ اور مشاہدات شافیہ کا ضرور چہرہ دیکھ لیتے ہیں جب ایک ایماندار بحیثیت ایک صادق مومن کے احکام اور اخبار الٰہی کو محض اِس جہت سے قبول کر لیتا ہے کہ وہ اخبار اور احکام ایک مخبر صادق کے ذریعہ سے خدا تعالےٰ نے اسکو عطا فرمائے ہیں تو عرفان کا انعام پانے کے لئے مستحق ٹھہر جاتا ہے۔ اسی لئے خدا تعالےٰ نے اپنے بندوں کیلئے یہی قانون ٹھہرا رکھا ہے کہ پہلے وہ امور غیبیہ پر ایمان لا کر فرمانبرداروں میں داخل ہوں۔ اور پھر عرفان کا مرتبہ عطا کر کے سب عُقدے ان کے کھولے جائیں لیکن افسوس کہ جلد باز انسان اِن راہوں کو اختیار نہیں کرتا۔ خدا تعالےٰ کا قرآن کریم میں یہ وعدہ ہے کہ جو شخص ایمانی طور پر نبی کریمؐ کی دعوت کو مان لیوے تو وہ اگر مجاہدات کے ذریعہ سے ان کی حقیقت دریافت کرنا چاہے وہ اس پر بذریعہ کشف اور الہام کے کھولے جائیں گے۔ اور اس کے ایمان کو عرفان کے درجہ تک پہنچایا جائے گا اور اس وعدہ کا صدق ہمیشہ راستبازوں پر جو مجاہدات سے خدا تعالےٰ کو ڈھونڈھتے ہیں ظاہر ہوتا ہے۔ غرض جو بات مومنوں کی معمولی سمجھ سے برتر ہے اس کے دریافت کرنے کی یہ راہ نہیں ہے کہ وہ فرقہ ضالہ فلاسفروں کے دست نگر ہوں اور گم گشتہ سے راہ پوچھیں بلکہ ان کے لئے صدق اور صبر سے عرفان کا مرتبہ عطا کیا جاتا ہے جس مرتبہ پر پہنچ کر تمام عُقدے ان کے حل ہو جاتے ہیں۔"

(آئینہ کمالات اسلام حاشیہ صفحہ ۲۵۲ تا صفحہ ۲۵۴)

جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ ۱۹۶۲ء
مورخہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۶۲ء کو ربوہ میں منعقد ہو گا

احباب جماعت کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ حسب سابق امسال بھی مورخہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر بروز بدھ۔ جمعرات۔ جمعہ بمقام ربوہ منعقد ہو گا انشاء اللہ تعالیٰ

احباب جماعت ابھی سے عزم کر لیں کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہو کر اس کی عظیم الشان برکات سے مستفیض ہوں گے۔

(ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ)

۴۴ کل یہاں نماز جمعہ مکرم ملک سیف الرحمٰن صاحب مفتی سلسلہ نے پڑھائی۔ آپ نے خطبہ جمعہ میں تقوےٰ کی اہمیت پر زور دیا۔ اور اسکی عظیم الشان برکات پر روشنی ڈالی

اس سلسلہ میں آپ نے نئی زمانہ فیشن پرستی کے بڑھتے ہوئے رجحان کا بھی ذکر کیا۔ اور احمدی مستورات اور نوجوانوں کو اس سے اجتناب اختیار کرنے کی پُر زور تلقین فرمائی۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲ ستمبر ۶۲ء

اسلامی حکومت کس طرح قائم ہوتی ہے

(۲)

اس ضمن میں "برہان" نے خلاف احمدیت تحریک کے ضمن میں بعض علماء احراریوں اور مودودیوں نے ۱۹۵۳ء میں جو شورش برپا کی تھی اس کی تحقیقاتی کمیٹی کی رپورٹ میں فاضل ججوں نے جو کچھ اسلامی حکومت کے متعلق لکھا ہے اشارہ کیا ہے اور بتایا ہے کہ غیر مسلم ممالک میں اسلامی حکومت کے کھوکھلے نعرے کا کیا اثر ہو سکتا ہے اور وہاں کے مسلمانوں کو کیا نقصان پہنچ سکتا ہے۔

"برہان" منیر رپورٹ کے حوالے سے یہ بتانا چاہتا ہے کہ جو لوگ محض اسلامی حکومت نعرہ لگاتے ہیں ان کا تصور اسلام نہایت تنگ نظرانہ ہے۔ وہ جہاد فی سبیل اللہ کے معنی صرف قتل و غارت سمجھتے ہیں۔ ان کے تصور کے مطابق کوئی غیر مسلم اسلامی حکومت میں اپنے دین کی تبلیغ نہیں کر سکتا اور نہ کسی مسلمان کو اپنے دین میں داخل کر سکتا ہے کیونکہ ارتداد کی سزا ان کے خیال میں قتل کے سوا کچھ نہیں۔ ایسی صورت میں اسلامی حکومت کا نعرہ سوا اس کے اور کوئی نتیجہ پیدا نہیں کر سکتا کہ غیر مسلم اکثریت کے ممالک بھی مسلمانوں پر ویسی ہی پابندیاں عائد کریں اور اپنے دین کو مسلمانوں پر زبردستی ٹھونسنے کے لئے ان سے نہایت بُرا سلوک کریں اور انہیں شہری حقوق سے محروم کر دیں جس طرح کہ "حکومتِ الٰہیہ" کا نعرہ لگانے والے اسلامی حکومت کا مطلب سمجھتے ہیں۔ اس سے جہاں دوسرے ممالک مثلاً بھارت کے مسلمانوں کو نقصان پہنچ سکتا ہے وہاں خود اپنے ملک میں بھی صحیح معنوں میں اسلامی حکومت قائم نہیں ہو سکتی کیونکہ ان لوگوں کا تصور اسلام ہی ناقص ہے۔ اور ان کا نعرہ ہی بے معنی ہے چنانچہ منیر رپورٹ میں اسی امر کی وضاحت کی گئی ہے مگر برہان کا "ایشیائی" نقاد ایک اور ہی لمبی چوڑی بحث میں چلا گیا ہے چنانچہ لکھتا ہے:۔

"یہ بات نقل و اقتباس کے پہلو سے ہے ورنہ اصولی حیثیت سے دیکھیے تو زیر بحث صورت حال میں مسئلہ دراصل یہ تھا ہی نہیں کہ مسلم علاقوں .... میں بسنے والے مسلمان ان ملکوں کے مسلمانوں کو کس حال میں دیکھنا چاہتے ہیں۔ جہاں وہ اقلیت میں ہیں۔ اگر سوال یہ ہو تو ہر شخص وہی جواب دے گا جو مضمون نگار کے نزدیک اس کا بہتر سے بہتر جواب ہو۔ اس کے برعکس یہاں سوال دراصل یہ ہے کہ اسلامی حکومت کے نام سے غیر مسلموں میں جو غلط فہمی پھیلی ہوئی ہے اس کی بناء پر اگر یہ اندیشہ ہو کہ کسی مسلم اکثریت کے ملک میں اسلامی حکومت کے اعلان کا ابتدائی ردعمل یہ ہوگا کہ غیر مسلم اکثریت کے علاقے میں بسنے والی مسلم اقلیت کو بے جا مشکلات سے دوچار ہونا پڑے گا تو ایسی حالت میں مسلمان ملک کو کیا کرنا چاہیئے۔

اس کا جواب یقیناً ایک ہی ہو سکتا ہے اور وہ یہ کہ کسی بھی اندیشے کا یہ مطلب نہیں ہو سکتا کہ اس کی وجہ سے خدا کے حکم کو چھوڑ دیا جائے۔ محولہ جواب کے الفاظ سے قطع نظر یہ ایک حقیقت ہے کہ معنوی حیثیت سے ایک مومن اس کے سوا کوئی دوسرا جواب نہیں دے سکتا مسلمان کی ساری مصلحت اسی میں ہے کہ وہ بے چون و چرا خدا کے حکم کو مان لے کسی بھی دوسری مصلحت کا یہ مقام نہیں ہے کہ خدا کے حکم پر اس کو ترجیح دی جائے بلکہ میں تو اس سے آگے بڑھ کر یہ کہوں گا کہ دوسری تمام مصلحتیں جھوٹی مصلحتیں ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ ساری مصلحتوں کا راز خدا کے حکم کی تعمیل میں ہے اگر مسلمان خدا کے فرمانبردار بن جائیں تو ان کے اندر اور باہر کے سارے مسئلے حل ہو جائیں گے۔ اور اگر ایسا نہ ہو تو ان کا ایک مسئلہ بھی حل نہیں ہو سکتا خواہ سطحی قسم کے مصلحین کو کسی دوسری تدبیر میں کتنے ہی فائدے نظر آتے ہوں۔"

(ایشیا ۲۹؍ ۹؍۶۲ صفحہ ۲۸)

منیر رپورٹ میں "مملکت اسلامی" "غیر مسلموں کا موقف" "ارتداد" "دوسرے مذاہب کی تبلیغ" "جہاد" "غیر مسلم مملکتوں کے مسلمانوں کا ردعمل" "دوسرے اثرات" وغیرہ عنوانات کے تحت جو بحث کی گئی ہے اس کا مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ "اسلامی حکومت کے نام سے غیر مسلموں میں جو غلط فہمی پھیلی ہوئی ہے"۔ وہ بے بنیاد نہیں ہے۔ بلکہ اس کی ذمہ داری "اسلامی حکومت" کے نعرہ بازوں پر عائد ہوتی ہے۔ جنہوں نے اپنی ذاتی تنگ نظری کو اسلام کے سر تھوپ دیا ہے اور اسلام کو دوسری اقوام کے لئے نعوذ باللہ ایک ہوا بنا کر رکھ دیا ہے۔

حقیقی اسلامی حکومت جو سیدنا حضرت صدیق اکبرؓ اور حضرت عمرؓ نے قائم کی تھی اس کی خواہش تو مسٹر گاندھی نے بھی کی تھی اور آج کل ونوبا بھاوے بھی ایسی اسلامی حکومت کے مداح ہیں لیکن احراریوں اور مودودیوں اور دیگر اہل علم حضرات کا جو تصور اسلام ہے جس کی دھجیاں منیر رپورٹ میں اڑائی گئی ہیں ایسے اسلام کی حکومت کو تو آج دنیا کا کوئی ادنیٰ سے ادنیٰ فرد بشر بھی برداشت نہیں کر سکتا۔ اس قسم کی اسلامی حکومت ہے جس نے آج اسلام کو ساری دنیا میں بدنام کر رکھا ہے اور اسلام کی تبلیغ کو روک دیا ہوا ہے —— "برہان" اسلامی حکومت کی فی ذاتہٖ مذمت نہیں کرتا —— بلکہ وہ تو ان نعرہ بازوں کی اسلامی حکومت اور اس کے طریق کار کی مذمت کرتا ہے۔ جو یہ نام نہاد اہل علم حضرات ظاہر کرتے رہتے ہیں —— اور جس کا تھوڑا سا نقشہ منیر رپورٹ میں ملتا ہے —— جس کی جدوجہد اور نعرہ بازی سے نہ اسلامی ممالک کے مسلمانوں کو اور نہ غیر مسلم ممالک کے مسلمانوں کو سوا نقصان کے کچھ حاصل ہو سکتا ہے۔

ذیل میں ہم منیر رپورٹ سے وہ حصہ نقل کرتے ہیں جو فاضل ججوں نے نعرہ باز مولویوں کے اسلام کا تجزیہ کرنے کے بعد "اسلامی حکومت" تحریر کیا ہے۔ فرماتے ہیں:۔

"آج مسلمان یا دماضی کا لبادہ اوڑھے صدیوں کا بھاری بوجھ اپنی پشت پر لادے مایوس و مبہوت ایک دوراہے پر کھڑا ہے اور فیصلہ نہیں کر سکتا کہ دونوں میں سے کس موڑ کا رخ کرے۔ دین کی وہ تازگی اور سادگی جس نے ایک زمانے میں اس کے ذہن کو عزم مصمم اور اس کے عضلات کو لچک عطا کی تھی آج اس کو حاصل نہیں ہے۔ اس کے پاس نہ فتوحات حاصل کرنے کے وسائل ہیں۔ نہ اہلیت ہے اور نہ ایسے ممالک ہی موجود ہیں جن کو فتح کیا جا سکے مسلمان بالکل نہیں سمجھتا کہ جو قوتیں آج اس کے خلاف صف آراء ہیں وہ ان قوتوں سے بالکل مختلف ہیں۔ جن سے اس کو ابتدائے اسلام میں جنگ کرنی پڑی تھی اور اس کے اپنے آباؤ اجداد ہی کی رہنمائی میں ذہن انسانی نے ایسے کارنامے انجام دیئے ہیں۔ جن کے سمجھنے سے وہ قاصر ہے۔ لہذا وہ اپنے آپ کو عجیب بے بسی کی حالت میں پاتا ہے اور انتظار کر رہا ہے کہ کوئی آئے اور اسے اس بے یقینی اور ژولیدگی کی دلدل سے باہر نکلنے میں مدد دے۔ لیکن وہ برابر یونہی انتظار کرتا رہے گا اور اس انتظار کا کوئی نتیجہ نہ نکلے گا۔ صرف ایک ہی چیز ہے جو اسلام کو ایک عالمگیر تصور کی حیثیت سے محفوظ رکھ سکتی ہے اور مسلمان کو جو آج ضد و قدامت کا پیکر بنا ہوا ہے۔ دنیائے حال اور دنیائے مستقبل کا شہری بنا سکتی ہے اور وہ یہ ہے کہ اسلام کی نئی تاویل و تشکیل دلیرانہ کی جائے جو زندہ حقائق کو مردہ تصورات سے الگ کر دے۔

واضح اور دلیرانہ فکر کا یہی فقدان ہے اور فہم و فیصلہ کی یہی نااہلیت ہے جس نے پاکستان میں یہ ابتری پھیلا رکھی ہے یہ ابتری برابر جاری رہے گی اور اس قسم کی صورت حالات جس کے متعلق ہم تحقیقات کر رہے ہیں بار بار پیدا ہوتی رہے گی تاوقتیکہ ہمارے لیڈر منزل مقصود کا اور اس تک پہنچنے کے ذرائع کا صاف اور واضح تصور قائم نہ کریں۔ یہ سمجھنے کے لئے کسی خاص تخیل کی ضرورت نہیں کہ ناقابل مصالحت عناصر ناقابل مصالحت ہی رہیں گے۔ خواہ آپ کا یقین یا مقصود اس کے خلاف ہو جو اصول باہم متصادم ہوں۔ ان کو ان کے حال پر چھوڑ دو گے تو نتیجہ بدنظمی اور ابتری کے سوا کچھ نہ ہوگا اور اگر ان کو بے اثر بنانے کا کوئی نسخہ استعمال کیا جائے گا تو اس کا نتیجہ مردہ و بے جان ہوگا۔ جب تک ہمارے لیڈروں میں اس امر کی خواہش اور قابلیت پیدا نہ ہوگی کہ وہ دو نظریوں کے تصادم میں کسی ایک کو منتخب کر لیں بے یقینی کی حالت برابر قائم رہے گی۔ اگر ہم جہاں ریتی کی ضرورت ہے وہاں ہتھوڑا استعمال کرنا چاہیں گے اور اسلام سے ان عقدوں کے حل کرنے کی توقع رکھیں گے جن کو حل کرنا اس کا کبھی مقصود نہ تھا۔ مایوسی، نامرادی اور دل شکستگی برابر ہمارے شامل حال رہے گی۔ وہ مقدس دین جس کا نام اسلام ہے برابر زندہ رہیگا خواہ ہمارے لیڈر اسکو نافذ کرنے کیلئے موجود نہ بھی ہوں۔ دین اسلام فرد میں، اسکی روح اور اسکے نقطہ نگاہ میں اور مہد سے لحد تک خدا اور بندوں کیساتھ تعلقات میں زندہ ہے اور زندہ رہے گا اور ہمارے ارباب سیاست کو خوب سمجھ لینا چاہیئے کہ اگر احکام الٰہی ایک انسان کو مسلمان نہیں رکھ سکتے تو ان کے قوانین یہ کام انجام نہیں دے سکتے۔"

(رپورٹ تحقیقاتی عدالت (اردو) صفحہ ۲۳۲-۲۳۱)

احمدیہ مسجد ہالینڈ میں حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ کا ورود مسعود

ہالینڈ میں احمدیہ مشن کی تاریخ میں ایک یادگار دن

از مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب امام مسجد ہالینڈ

گزشتہ جمعہ کا دن (۱۷؍اگست ۱۹۶۲ء) ہمارے لئے ایک خاص مسرت کا دن تھا جبکہ اس روز ہماری جماعت کی ایک نہایت ہی قابل قدر اور مبارک ہستی نے ہالینڈ مسجد کی عمارت میں قدم رنجہ فرمایا۔ حضرت محترمہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ کا مقدس وجود جن برکات کا حامل ہے۔ وہ کسی مخلص احمدی سے مخفی نہیں۔ آپ کی مبارک آمد سے ہالینڈ مشن کی تاریخ میں ایک روشن ورق کا اضافہ ہوا ہے۔

ہالینڈ کی مسجد براعظم یورپ کے ساحل پر جماعت احمدیہ کی پہلی مسجد ہے۔ یہ مسجد (لنڈن مسجد کی طرح) جماعت احمدیہ کی مستورات کی قربانیوں سے وجود میں آئی۔ اس کی بنیاد اوائل ۱۹۵۵ء میں مکرم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کے ہاتھوں رکھی گئی۔ اور وسط دسمبر ۱۹۵۵ء میں اس کا افتتاح ہوا۔ ہمیں اس امر پر بھی فخر ہے کہ اس سال کے وسط میں جب ہمارے پیارے آقا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ یورپ تشریف لائے تو اس وقت ہالینڈ کی جماعت بھی آپ کے مقدس وجود اور آپ کی پاک صحبت سے مشرف ہوئی اور آپ نے زیر تعمیر مسجد میں قدم رنجہ فرما کر دعا بھی فرمائی۔ یہ واقعہ ہالینڈ مشن کی تاریخ کا ایک ایسا سنہری باب ہے جس کی یاد کبھی بھی ہمارے قلوب سے محو نہیں ہو سکتی۔

حضرت محترمہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی اس مسجد میں آمد اس لئے بھی ایک بھی خاص اہمیت کی حامل ہے کہ اس مسجد کا جماعت احمدیہ کی خواتین سے ایک گہرا تعلق ہے۔ جماعت کی خواتین نے اپنے اولوالعزم اور پیارے امام کی قیادت میں جس قربانی کا مظاہرہ کیا وہ جماعت احمدیہ کی تاریخ میں ایک سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے جماعت کے لئے مزید قربانیوں کا پیش خیمہ بنائے اور ہمیں توفیق دے کہ ہم خلوص اور ایمان کے جذبات کے ساتھ اپنے فرائض باحسن انجام دینے والے ہوں آمین

محترمہ بیگم صاحبہ کے ہمراہ آپ کی نو صاحبزادیاں اور صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب ابن حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی بھی تھے۔ آپ کے استقبال کے لئے ایمسٹرڈم کے ہوائی اڈہ پر علاوہ دیگر افراد کے صاحبزادہ مرزا مجیب احمد صاحب ابن محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب بھی موجود تھے۔ آپ نے یہاں دو روز قیام فرمایا اور پھر ۱۹؍اگست کو آپ جرمنی تشریف لے گئیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کا حافظ و ناصر ہو آمین

نخلہ میں پہلے بچہ کی ولادت

نخلہ کی تاریخ میں یہ امر قابل ذکر ہے کہ مورخہ ۲۶/۸/۶۲ کو دن کے دس بجے نخلہ میں پہلا بچہ پیدا ہوا۔ یہ بچہ صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کے ملازم ذاکر خان ساکن چترال کے ہاں ہوا۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے اس کا نام نخل خان تجویز فرمایا۔ احباب بچے کی درازی عمر اور والدین کے لئے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

(پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ الفضل خود خرید کر پڑھے۔

آئیوری کوسٹ (مغربی افریقہ) میں تبلیغ اسلام

- اخبارات اور ریڈیو میں اسلامی مسائل اور احمدیہ مشن کا تذکرہ
- لٹریچر کی تقسیم — انفرادی ملاقاتیں

از مکرم قریشی مقبول احمد صاحب انچارج آئیوری کوسٹ مشن بتوسط وکالت تبشیر ربوہ

> عرصہ زیر رپورٹ میں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے گیارہ افراد نے اسلام قبول کیا الحمد للہ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں استقامت بخشے اور اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

گزشتہ تین ماہ (مئی تا جولائی ۱۹۶۲ء) کی مختصر رپورٹ درج ذیل کی جاتی ہے۔

عید الاضحیہ

آئیوری کوسٹ میں عید الاضحیہ کی تقریب ۱۵؍مئی ۱۹۶۲ء کو منائی گئی۔ اسی دن احمدی احباب نے بھی آدجامے میں نماز عید ادا کی نماز عید کے بعد خطبہ میں خاکسار نے عید الاضحیہ منائے جانے کی وجہ بیان کرتے ہوئے حضرت ابراہیمؑ حضرت ہاجرہؓ حضرت اسمٰعیل علیہم السلام کی قربانیوں کا ذکر کیا اور احباب کو ان کے اسوۂ حسنہ پر چلنے اور دائمی زندگی کے حصول کی تلقین کی۔

یہاں کے روزنامہ اخبار "آبی جان ماتین" نے دوسرے دن ہماری رپورٹ بدیں الفاظ شائع کی۔

عید الاضحیہ آدجامے میں

عید الاضحیہ (قربانیوں کی عید) احمدی مسلمانوں نے ۸ بجے بروز منگل ۱۵؍مئی آدجامے میں ادا کی۔ نماز کی امامت ایم مقبول احمد قریشی احمدیہ پاکستانی مشنری نے کی۔ نماز کے بعد اس نے اپنے خطبہ میں وضاحت کی۔ کہ یہ عید تمام دنیا کے مسلمان ان قربانیوں کی یاد میں مناتے ہیں جو حضرت ابراہیمؑ ان کی اہلیہ ہاجرہؓ اور فرزند حضرت اسمٰعیلؑ نے پیش کیں۔

حضرت ابراہیمؑ نے حکم الٰہی کی پیروی میں اپنی اہلیہ اور اپنے لڑکے کو وادی غیر ذی زرع میں چھوڑا۔ جہاں ان کی زندگی بھی خطرہ میں تھی۔ مگر اللہ تعالیٰ نے نہ صرف انہیں بچایا۔ بلکہ دائمی زندگی عطا کی جو مسلمان قربانی کی طاقت رکھتے ہیں۔ وہ حضرت ابراہیمؑ کی یاد میں جانور کی قربانی دیتے ہیں۔ یہ قربانی روحانی ہے۔ اور اس بات کا اظہار ہے کہ ہم بھی اللہ تعالیٰ کی راہ میں خواہشات۔ جذبات۔ احساسات اور خوشیاں اور تمام اشیاء قربان کرنے کو تیار کرنے کو تیار ہیں۔

آخر میں انہوں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی وہ ہمیں وہی روح جوش اور جذبہ دے۔ جو اس عید کا مقصد ہے۔

ریڈیو

یہی رپورٹ اسی دن ریڈیو پر بھی نشر کی گئی اور اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے پریس اور ریڈیو کے ذریعہ مختلف لوگوں کو احمدیت کے نام سے روشناسی ہوئی۔ اور اسی کے نتیجہ میں لوگ ملاقات کے لئے آتے رہے اور مزید معلومات حاصل کرتے رہے۔ زائرین میں سے اکثر نے اس بات پر تعجب کا اظہار کیا کہ خطبہ فرنچ زبان میں دیا گیا۔ اور اس طرح اس عید کا مقصد واضح کیا گیا۔ کیونکہ عموماً یہاں ائمہ فقط عربی زبان میں مطبوعہ خطبہ جات پڑھ لیتے ہیں۔ جس کی وجہ سے سامعین کی اکثریت کو کچھ پتہ نہیں ہوتا کہ کیا کہا گیا ہے اور اس طرح حاضرین خطبہ کی اصل روح اور دینی علم کے حصول سے محروم رہ جاتے ہیں اسی طرح بعض عیسائی زائرین نے کہا۔ کہ اخبار سے پڑھ کر ہمیں پہلی دفعہ پتہ لگا ہے کہ یہ عید کیوں منائی جاتی ہے۔ یہاں اس امر کا افسوس کئے بغیر ہم نہیں رہ سکتے۔ کہ یہاں پر عموماً مسلمان بجائے اس کے کہ عید کو مذہبی رنگ دیں اسے دنیوی رنگ دیتے اور اس رات ناچ اور گانے کی رسوم ادا کرتے ہیں۔ اور بعد میں اخبار میں مختلف مقامات کی خبریں شائع ہوتی ہیں۔ کہ فلاں جگہ عید بڑے اہتمام سے منائی گئی۔ اور رات کو ناچ اور گانے کے ذریعہ خوشی کا اظہار کیا گیا

ابی جان

ابی جان کے مختلف محلہ جات میں جاکر انفرادی طور پر دوستوں سے مل کر تبلیغ کا سلسلہ جاری کیا گیا۔ اور احباب کے مختلف قسم کے علمی و مذہبی سوالات کے جوابات دئے جاتے رہے۔ دلچسپی لینے والوں کو کتب اور لٹریچر دیا جاتا رہا۔ علاوہ مقامی دوستوں کے پڑوسی ممالک کے باشندوں قلا مالی۔ گنی۔ ہوت وولتا۔ نائیجیریا اور غانا کے احباب کو بھی تبلیغ کی جاتی رہی۔

گزشتہ رپورٹ میں ایک پولیس افسر کے بارہ میں ذکر تھا کہ اس نے میرے بتلائے ہوئے بائیبل کے حوالے پیرس عیسائی عالم کو سوالات کی صورت میں ارسال کئے تھے۔ چنانچہ اس خط کا جواب بھی اس نے دکھلایا اور کہا کہ اصل سوالات اور تضاد کے بارہ میں اسے کوئی جواب نہیں دیا گیا بلکہ ادھر ادھر کے حوالہ جات سے ٹال دیا گیا ہے۔

اجلاس

عرصہ زیر رپورٹ میں دو اجلاس منعقد کئے گئے پہلے اجلاس میں "ہستی باری تعالےٰ" کے موضوع پر خطاب کیا گیا جس میں اس بات کی وضاحت کی گئی کہ فی زمانہ علمی ترقی اور سائنس کی ایجادات اور روسی اثر کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی ہستی پر یقین کمزور سے کمزور تر ہوتا جا رہا تھا۔ اس لئے نہایت ضروری تھا کہ اللہ تعالےٰ جو مادی ضرورتوں کو پورا کرتا اور زمین کی پیاس کے وقت بارش بھیجتا ہے وہ روحانی تنزل کے وقت اپنے رسل کے ذریعہ دنیا کو تازہ نشانات و الہامات تازہ معجزانہ قبولیت ادعیہ اور اپنے کمزور بندوں کی نصرت و تائید فرما کر اپنی قادرانہ ہستی کو ثابت کرتا۔ چنانچہ اس ضرورت روحانی کے پیش نظر اللہ تعالےٰ نے اپنے وعدہ کے مطابق حضرت مسیح موعودؑ کو مبعوث فرمایا۔ اس کے بعد آپ کی بعض پیشگوئیوں کو پیش کر کے اس پر مزید روشنی ڈالی گئی۔ بعد میں سوالات کے جوابات بھی دئے گئے

دوسرے اجلاس میں "احمدیت کے مخصوص عقائد" پر خطاب کیا اور بتلایا کہ ہم تمام وہی عقائد رکھتے ہیں۔ جو اسلام کے بنیادی اصول ہیں زیادہ تر ہمارا اختلاف نزول عیسےٰ علیہ السلام کی پیشگوئی کے بارہ میں ہے جسے تمام مسلمان سمجھے نہیں اور حضرت عیسےٰ کے جسمانی طور پر آسمان پر جانے کے قائل ہیں جو کہ قرآن مجید کی بہت سی صریح آیات کے خلاف ہے۔ ہمارے نزدیک قرآن مجید سے آپ کا فوت ہونا ثابت ہے اور اب آپ کی بجائے آپ کا مثیل اور آپ کی صفات سے متصف وجود آنا تھا جو کہ آگیا ہے۔ اور جس کے زمانہ میں تمام موعودہ علامات ظاہر ہو چکی ہیں بطور مثال خصوصاً رمضان المبارک میں کسوف شمس و قمر کا ذکر کیا جس پر آج ستر سال سے کچھ زائد عرصہ گزر چکا ہے اور جس کے بارہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ یہ دو ایسی آیات ہیں جو اللہ تعالےٰ نے آسمان و زمین کی پیدائش کے وقت سے کسی کے لئے ظاہر نہیں فرمائیں۔ مگر اپنے مہدی مسعود کے لئے ظاہر فرمائے گا

زائرین

اللہ تعالےٰ کے فضل سے زائرین کا سلسلہ بھی حسب معمول جاری رہا۔ اور مختلف اوقات میں مختلف طبقات سے لوگ ملاقات کے لئے آتے رہے۔ جنہیں مناسب رنگ میں تبلیغ کی جاتی رہی۔ اور بعض کو پڑھنے کے لئے کتب بھی دی جاتی رہیں زائرین میں بعض عربی دان احباب جو کہ مصر سے تعلیم حاصل کر کے آئے ہوئے ہیں بھی آئے اسی طرح ایک فرنچ جو ڈائریکٹر آف سکول ہیں بھی مشن ہاؤس آئے۔ جنہیں مزید معلومات کے لئے فرنچ "اسلامی اصول کی فلاسفی" اور فرنچ میں "اسلام پر کیوں ایمان رکھتا ہوں" کتب دیں جنہیں موصوف نے مطالعہ کرنے کا وعدہ فرمایا۔

خط و کتابت

اسی طرح خط و کتابت کے ذریعہ بھی اندرون ملک اور بعض سینیگال کے دوستوں کو تبلیغ کی گئی۔ اور بعض آمدہ خطوط کے سوالات کے جواب ارسال کئے گئے۔

بیعت

اللہ تعالےٰ کے فضل سے عرصہ زیر رپورٹ میں گیارہ نفوس داخل احمدیت ہوئے احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالےٰ ان کو برکات سے نوازے اور اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق عطا فرماوے۔ اور استقلال بخشے۔

درخواست دعا

میری والدہ صاحبہ ۶ روز سے بوجہ ضعف قلب اور پیچش کے بیمار ہیں۔ بزرگان سلسلہ احمدیہ و احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں

(ناصرہ دارالیمن ربوہ)

انبیاء اور ان کے متبعین کا کردار — عمل اور پیہم عمل

از مکرم ڈاکٹر محمد رمضان صاحب ریٹائرڈ۔ ربوہ

کسی مامور من اللہ کی بعثت سے قبل دنیا کی حالت ظہر الفساد فی البر والبحر کے مصداق ہوتی ہے۔ یعنی خشکی پر بھی فساد ہوتا ہے اور تری پر بھی۔ دوسرے لفظوں میں انسانی قلوب جو ایمان کا منبع ہوتے ہیں اور جسم جن سے اعمال کا صدور ہوتا ہے۔ دونوں اپنی جبلی طاقتیں کھو کر فساد کی آماجگاہ بن جاتے ہیں۔ یہ ایک حقیقت ہے جسے ہر شخص جو مامور من اللہ اسلام پر ایمان لانے سے محروم ہوتا ہے بخوبی محسوس کر سکتا ہے اس کے اندر نہ کوئی ایمانی حلاوت ہوتی ہے نہ قلبی طمانیت اور نہ ہی اس کے نتیجہ میں اخلاق فاضلہ اور اعمال صالحہ ظہور پذیر ہوتے ہیں جو کچھ وہ کرتا ہے محض جذبات کے ماتحت اور اضطراری طور پر۔ نہ اسے اپنی زبان پر قابو ہوتا ہے اور نہ جذبات پر۔ غرضیکہ وہ حقوق اللہ اور حقوق العباد ادا کرنے کی بجائے محض اپنے نفس کا بندہ بن جاتا ہے اور اس طرح وہ با اخلاق اور باخدا انسان بننے کی بجائے حیوانوں کے مشابہ ہو جاتا ہے جسے نہ اپنے نفس کی اصلاح کا خیال ہوتا ہے اور نہ دوسروں سے کوئی ہمدردی ہوتی ہے ایں معلوم ہوتا ہے کہ اس کے سینہ میں دل کی بجائے کوئی خشمگیں اور شعلہ بار پتھر ہے جسے کوئی چیز نرم نہیں کر سکتی۔

یہ ان لوگوں کی حالت ہے جو مامور من اللہ پر ایمان لانے سے محروم رہتے ہیں مگر زیادہ افسوس ان لوگوں پر ہوتا ہے جو ایمان لا کر بھی کام کرنے سے گریز کرتے ہیں اور رجعت قہقری کے مصداق ٹھہرتے ہیں۔

اسوۂ حسنہ (تقریر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بر جلسہ سالانہ ۱۹۴۳ء) میں سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے متعلق ذیل کا اقتباس ہدیہ ناظرین ہے تمام مسلمانوں کے لئے عموماً اور احباب جماعت کے لئے خصوصاً قابل توجہ ہے۔ حضور فرماتے ہیں:۔

"رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی کو دیکھو وہ ایک ایسا پیہم عمل ہے کہ حیرت آتی ہے۔ دنیا کا کوئی انسان اس قدر کام کرنیوالا نظر نہیں آتا۔ وہ پانچ وقت کی نمازیں پڑھاتے ہیں قرآن کریم یاد کراتے ہیں۔ قرآن کریم کی تفسیر لوگوں کو سکھاتے ہیں۔ قاضی ہیں لوگوں کے جھگڑوں کا فیصلہ کرتے ہیں۔ محتسب ہیں اس بات کی نگرانی رکھتے ہیں کہ تاجروں اور زمینداروں کے لین دین درست رہیں۔ غریبوں کے کام کرتے ہیں۔ قوم کے خزانچی ہیں خزانہ جمع کرتے ہیں اور اسے تقسیم کرتے ہیں جرنیل ہیں فوج کی کمان کرتے ہیں۔ انسٹرکٹر ہیں فوجی ہنر قوم کو سکھاتے ہیں۔ سیاسی آدمی ہیں مسلمانوں اور یہود و مشرکین وغیرہ کے جھگڑے چکاتے ہیں۔ جاسوس جا رہے ہیں۔ معاہدات ہو رہے ہیں۔ گھر میں جاتے ہیں تو عبادت میں مشغول ہو جاتے ہیں کہتے ہیں کہ ایک انار صد بیمار بھی ناممکن ہوتا ہے مگر یہاں تو ایک شخص ہزاروں کام کرتا ہے اور سارے ہی ٹھیک کرتا ہے پھر اس کے ساتھ اچھا خاوند بھی ہے اور اچھا باپ بھی ہے۔ اچھا رشتہ دار بھی ہے غرض ہر ضرورت کو تاڑتے ہیں وقت پر ہر کام کرتے ہیں۔ اور یہ نہیں کہہ دیتے کہ ہمیں اللہ پر ایمان ہے وہ آپ ہی سب کام کرے گا آپ ایک صادق القول کی طرح خدا تعالیٰ پر ایمان کا اپنے عمل سے ثبوت دیتے ہیں اور خدا تعالےٰ کا امتحان نہیں لیتے عبادت کرتے ہیں تو پاؤں سوج جاتے ہیں اور لوگ توجہ دلاتے ہیں تو کہتے ہیں کہ الا اکون عبداً شکورا پھر اتنے عمل پر کوئی کہتا ہے کہ آپ اپنے عمل سے نجات پائیں گے تو فرماتے ہیں نہیں میری نجات بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے ہی ہو گی وہاں اتنا عمل کر کے یہ انکسار ہے اور یہاں عمل ترک کر کے خدا تعالےٰ پر حق جتائے جاتے ہیں بلکہ احسان رکھا جاتا ہے۔

درحقیقت ہم جب تک رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم جیسا ایمان اپنے اندر پیدا نہیں کرتے ایمان کا دعوےٰ ایک لغو دعوےٰ ہے میرا یہ مطلب نہیں کہ ہر شخص کا ایمان اتنا ہی شاندار ہو۔ مگر کم از کم اس کی نقل کرنے کی کوشش تو ہونی چاہیئے۔ راستہ تو وہ ہونا چاہیئے پھر راستے پر مر جانے پر بھی ہم نجات پا سکتے ہیں لیکن اگر راستہ ہی اور ہو اور انسان اس طریق کو اختیار ہی نہ کرے جو محمد رسول اللہ صلعم نے اختیار کیا تھا اور جس کا نمونہ آپ نے ہمارے سامنے پیش کیا تو ایسی صورت میں نجات کی کیا امید ہو سکتی ہے۔"

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

معاصرین کیا کہتے ہیں:

• اسلام میں حکومت اور حزب اختلاف کے تصورات • اسلام بلاشائبہ شرک • امید کا دامن

اسلام میں حکومت اور حزب اختلاف کے تصورات

۱۲ اگست کی اشاعت میں "کوہستان" کے مقالہ افتتاحیہ سے ایک اقتباس ملاحظہ فرمائیے:۔

"انقلاب سے پہلے کی بدنام وزارتوں کے دور کی طرح اب بعض حضرات نے یہ نعرہ لگانا شروع کر دیا ہے کہ اسلام میں اپوزیشن کا کوئی تصور نہیں.... مشکل یہ ہے کہ حکمرانوں کے یہ نادان خیرخواہ یہ باتیں تملق، خوشامد اور مفاد پرستی کے جذبے کے تحت کہہ رہے ہیں......

اسلام دنیا کا پہلا مذہب ہے جس نے اقتدار کے سامنے کلمۂ حق کہنے کو سب سے افضل جہاد اور برائی کے خلاف آواز بلند نہ کرنے کو ایمان کا سب سے کمزور درجہ قرار دیا ہے

پھر ہماری ملت کی ساری تاریخ حق گوئی اور بے باکی کی روشن مثالوں سے بھری پڑی ہے اس تاریخ کا کوئی باب اٹھا لیجئے اس میں اس طرح کے سینکڑوں واقعات مل جائیں گے کہ کس طرح مسلمانوں کے اہل الرائے اپنی حکومتوں اور اپنے حکمرانوں کی غلط کاریوں کے خلاف کلمۂ حق بلند کرتے رہے

اسلام پر اس سے بڑی تہمت کوئی اور نہیں ہو سکتی کہ اس کے متعلق یہ کہا جائے کہ وہ تنقید اور نکتہ چینی کا مخالف ہے.....

اسلام کے نزدیک اقتدار کی حیثیت نہ موروثی ہے اور نہ پاپائی بلکہ یہ ایک امانت ہے جو جمہور مسلمین کی طرف سے اس سبب سے اچھے مسلمان یا گروہ کو منتقل کی جاتی ہے جو اپنی اہلیت اور خدا ترسی کے لحاظ سے بھی سارے اسلامی معاشرے میں ممتاز ہوتا ہے اس مسلمان کو خلیفۃ المسلمین یا امیر المؤمنین کہا جاتا ہے یعنی خدا اور اس کے رسول کا نائب یا مسلمانوں کا سردار وہ اس زمین پر خاقان، ہامان نمرود، شہنشاہ، خداوند خدا، ظل الٰہی اور انسانوں کی گردنوں کا مالک نہیں بلکہ اپنے عوام کا ایک ادنے خادم ہوتا ہے یہ عوام اسے جب چاہیں معزول کر سکتے ہیں اور جب چاہیں راہ میں پکڑ کر اس کا محاسبہ کر سکتے ہیں... جب ہم نے اپنا نظام حکومت مغرب سے لیا ہے تو پھر ہمیں اس کے لوازم قبول کرنے سے انکار کیوں ہے؟ مغربی طرز کی جمہوریتوں میں اپوزیشن ایک ناگزیر ضرورت کی حیثیت رکھتی ہے...."

یہ درست ہے کہ علمی اور تاریخی حیثیت سے اسلام کے اندر مغربی تصور کی اپوزیشن کا سراغ نہیں ملتا لیکن اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ اسلام کے اندر مغربی تصور کی حکومت (جو خود شارع ہے) یا مغربی تصور کی مملکت (جو اجتماعیت کا آلہ کار نہیں بلکہ اس کی نمایت اولیٰ ہے) کا بھی سراغ نہیں ملتا

فقہی اعتبار سے معزز معاصر کوہستان کا یہ نظریہ درست نہیں کہ اقتدار ایک امانت ہے جو جمہور مسلمین کی طرف سے حاکموں کو منتقل کی جاتی ہے صحیح اعتقادی موقف یہ ہے کہ اقتدار اور دولت دونوں خداوندی امانت ہیں جو ہر مسلمان کے سپرد کی جاتی ہیں اس امانت کی ادائیگی ہر مسلمان پر انفرادی حیثیت سے واجب ہے چنانچہ اسلامی فقہ کا مشہور اصول ہے کہ لا طاعۃ المخلوق فی معصیۃ الخالق۔ دراصل اسلامی اجتماعیت میں اقتدار کبھی حاکموں کو منتقل کیا ہی نہیں جا سکتا نہ اصولاً نہ عملاً چنانچہ امیر المومنین کا لغوی مفہوم بھی یہ نہیں کہ مسلمانوں پر حکم چلانے والا سردار یا یہ وہی بیس ہے جس کے ماتحت انگریز کو سر سید نے اولو الامر منکم کا مصداق قرار دینے کی کوشش کی تھی۔ بلکہ امیر المومنین کا لغوی مفہوم یہ ہے کہ ایمان لانے والوں کے مابین امر الٰہی کی تنفیذ کی خدمت پر مامور۔ اسلامی اجتماعیت کا وکیل۔ اسی طرح خلیفۃ المسلمین کی اصطلاح بھی تاریخی لحاظ سے صحت تحقیقات پر مبنی نہیں۔ خلیفہ اول رضہ کو خلیفۃ الرسولؐ اور خلیفہ ثانی رضہ کو خلیفہ خلیفۃ الرسولؐ اور اسی طرح بتدریج آخر ہم تصور کیا جاتا تھا۔

اقتدار اور دولت کی امانت خداوندی بھی موجودہ نسل کے مسلمانوں کو خدا کی طرف سے براہ راست نہیں ملی بلکہ خدا کے آخری رسولؐ کی وساطت سے اس کے اصحاب کے اجماع اور پھر تابعین اور پھر تبع تابعین اور پھر سلف صالحین کی وساطت سے موجودہ حکومت مسلمہ تک پہنچی ہے یہی وجہ ہے کہ تمام امت مسلمہ متفق ہو کر بھی احکام خداوندی کی کوئی ایسی تعبیر نہیں کر سکتی جو سنت رسولؐ۔ یا سنت سلف صالحین کے اجماع کے برعکس ہے۔

یہ کہنا بھی غلط ہے کہ مسلمان جب چاہیں امیر المومنین کو معزول کر سکتے ہیں۔ امیر المومنین کا عزل و نصب دونوں اوامر و نواہی کی تعمیل کی غرض سے ہے اور صرف اوامر و نواہی کی تعمیل کی غرض سے ہی تبدیل ہو سکتا ہے چنانچہ خلیفہ ثالث رضہ کا وہ قول سند کے طور پر موجود ہے کہ جو امر خلیفۃ الاسلام کو اللہ کے نام پر سونپا گیا ہو وہ اپنی زندگی میں اسے اپنے حتی المقدور بغیر اوامر الٰہی کی سند کے مسلمانوں کی کسی جماعت کے کہنے پر بھی ترک کرنے پر آمادہ نہیں ہو سکتا" (الاعتصام ۱۹ اگست ۶۳ء)

اسلام بلاشائبہ شرک

صدق تو نظر سے نہیں گزرا لیکن جناب مدیر نے میرے خط کے بارے میں جو رائے لکھی ہے وہ کسی نے مجھے نقل کر کے بھیجی ہے آپ کا جواب بڑا ہی طمانیت بخش ہے اسی سلسلے میں مجھے ایک اور سوال کرنا ہے

بے شک یہ امر واقعہ ہے کہ ہندوؤں کی اکثریت مسخ شدہ شرکیہ مذہب کی پابند ہے اور کسی صورت میں بھی ایک توحید پرست کے لئے یہ چیز اپنے آپ میں کوئی کشش پیدا نہیں کر سکتی مجھے اس سلسلہ میں تو کوئی خلش نہیں ہے لیکن اس سے پیدا ہونے والے بعض اور سوالات بے شک ہندو مت کی موجودہ شکل مسخ شدہ شرکیہ ہے لیکن کیا یہی سوال ہم اپنے مذہب کے بارے میں نہیں دریافت کر سکتے؟[1] آج کل میرے مطالعہ میں حضرت شاہ ولی اللہؒ کی بلاغ المبین کا ترجمہ ہے اسی کے حوالے سے میں سوچتی ہوں کہ موجودہ دور میں مسلمان کے لقب سے ملقب ہونے والے کتنے افراد مشرکین کے زمرے میں آ جاتے ہیں قبر پرست اور پیر پرست ہونے کے باوجود کیا ہم میں سے بہت سے مشرک کہلانے سے صرف اس لئے بچ جاتے ہیں کہ خوش قسمتی یا بدقسمتی سے ہم مسلمان گھرانوں میں پیدا ہو گئے ہیں آج کل تو مشرکین میں بھی یہ انداز پیدا ہو چکا ہے کہ ہم اس شخصیت کے پرستار نہیں ہیں بلکہ اس کو خدا سے ملانے کا وسیلہ سمجھتے ہیں یہ عقیدہ بھی یقیناً مشرکانہ عقیدہ ہے لیکن موجودہ دور میں تو ہم مسلمان اسی منطق کے سہارے قبر پرستی اور شخصیت پرستی یا پھر پیر پرستی کئے جا رہے ہیں

تری لحد کی زیارت ہے زندگی دل کی
مسیح و خضر سے اونچا مقام ہے تیرا[2]

اقبال نے حضرت نظام الدین اولیاء کے بارے میں کہا یقیناً ہم اسے بت پرستی کا نام دینا بھی گناہ تصور کرتے ہیں لیکن اسی انداز میں اگر کوئی ہندو رگھونندن اور رام کو محض بڑی شخصیتیں تصور کر کے یہ کہے جے رگھونندن جے سیا رام۔ تو کونسی منطق کی رو سے ہم انہیں مشرک کہہ سکتے ہیں؟ پڑھے لکھے مسلمان آپ ہی کی طرف سب سے پہلے کسی مسئلہ کا حل ڈھونڈنے کے لئے متوجہ ہوتے ہیں بتایئے نا ایک طرف تو وہ شخص ہے جو مسلم گھرانہ میں پیدا ہوا ہے لیکن بلاغ المبین کے حوالہ سے قبر پرستی اور اسی قسم کے مشرکانہ افعال میں مبتلا ہے دوسری جانب وہ ہندو ہے جو توحید کا پرستار (رسول عربی صلعم کو بحیثیت پیغمبر کے تسلیم کرتا ہے)[3] بتوں کی پوجا نہیں کرتا لیکن روزمرہ کی زندگی میں ہندو رسوم و روایات کا پابند ہے ہم کسے مسلمان کہیں اور کسے ہندو (بمعنی مشرک) موجودہ روایات کی روشنی میں اول الذکر مسلمان اور ثانی الذکر مشرک ہی کہلائے گا۔ لیکن کیا اسلام کے صحیح عقاید کی روشنی میں یہ جائز ہو سکتا ہے؟

ملیحہ ناصرہ خاتون ووومنس کالج گنتور (انڈیا)

[1] لیکن بنیادی فرق یہ ہے کہ اسلام کی اصل تعلیم تو بجنسہٖ محفوظ ہے اور دوسرے مذہبوں میں اس کا پتا سرے سے نہیں چل پاتا (صدق)

[2] اول تو کسی بڑے سے بڑے عارف شاعر کا بھی ہر شعر سند و حجت کا کام نہیں دے سکتا۔ اور پھر یہ کلام تو اقبال کے ابتدائی دور کا ہے۔ یوں بھی مبالغہ بلکہ غلو شاید شاعر اپنا پیدائشی حق سمجھتا ہے۔ بہرحال شعر التفات کے قابل کسی درجے میں بھی نہیں۔ (صدق)

[3] اگر واقعی یہی دونوں عقیدے کسی کے ہیں تو پھر وہ ہندو رہا کہاں؟ توحید و رسالت کے اقرار کے بعد تو وہ صریحاً مسلمان ہو گیا (صدق)

(صدق جدید ۲۳ اگست ۶۳ء)

امید کا دامن

انسانی ذہن متوازی ہوتا ہے لیکن خوف اضطراب اور مایوسی سے ذہن میں ایک تناؤ سا پیدا ہو جاتا ہے جس سے انسانی اعصاب بھی متاثر ہوتے ہیں اور ذہنی توازن متزلزل ہو جاتا ہے مگر جب امید کا دامن ہاتھ میں ہو تو ذہن میں کبھی تناؤ یا کھچاؤ رونما نہیں ہوتا۔ بلکہ انسان بڑے سے بڑے نازک مرحلے میں سے بھی گزر جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ امید اور یقین خوشگوار رجحانات کا دوسرا نام ہے اس کے ہوتے ہوئے انسانی ذہن کبھی مایوسی اور محرومی خوف اور ہراس کی باتیں نہیں کر سکتا

ہر انسان کو خدا نے بڑی قوتیں ودیعت کی ہیں جن سے کام لے کر ہر انسان ترقی کر سکتا ہے لیکن بعض لوگ ان قوتوں سے غلط کام لیتے ہیں مثلاً ایک شخص ایک اچھا ادیب ہے اب یہ تو نہیں ہو سکتا کہ اچھے ادب کے ساتھ اسے بہت سی دولت بھی مل سکے اب وہ اپنا مقابلہ کسی ایسے دوست سے کرتا ہے جو کاروبار میں روز بروز ترقی کر رہا ہے۔ وہ اپنی ناداری اور دوست کی زرداری کو دیکھ کر مایوس ہو جاتا ہے اور سمجھتا ہے کہ اس کا ادب بیکار چیز ہے حالانکہ وہ بھول جاتا ہے کہ اس کے ادب سے ہزاروں ذہن متاثر ہو رہے ہیں وہ اپنے قارئین کے دلوں میں ایک ممتاز مقام حاصل کر چکا ہے سوسائٹی میں اسے عزت حاصل ہے جو دولت مند کو نہیں ہے ایسے ادیب کی مایوسی اس کے ادب کو بھی متاثر کرے گی حالانکہ اس کا ادب تو امید کا پیامی اور یقین کی علامت ہونا چاہیئے

زندگی کشمکش کا نام ہے اور اسی سے انسانی جواہر ابھرتے ہیں وہ لوگ جو ہمیشہ زندگی کو خوشگوار سمجھتے ہیں وہ مشکلات میں بھی مسکراتے آگے بڑھے جاتے ہیں یہی لوگ عظیم ہستیاں بنتے ہیں ان کی زندگی مشعل راہ بنتی ہے ان کو دیکھ کر دوسرے بھی مسکرانا سیکھتے ہیں بھلا غور کیجیے اگر آپ مایوسی کا شکار ہو جائیے تو سارے کنبے کی بھلا کیا حالت ہوگی اولاد بھی مایوسی کا دامن تھامے گی دعائی

فضل عمر ہسپتال کے نادار مریضوں کے لئے صدقات

(از محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ)

کسار اخبار الفضل کے ذریعہ وقتاً فوقتاً احباب جماعت کی خدمت میں نادار و غریب مریضان کے علاج لئے صدقہ کی تحریک کرتا رہتا ہے اور احباب حسب مقدور اس میں امداد بھجواتے رہتے ہیں جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ س سے قبل خاکسار کی طرف سے ایسے دوستوں کے نام مع صدقات کی رقوم کے اخبار الفضل میں شائع دئے گئے اس کے بعد سے اب تک جن دوستوں نے صدقات کی رقوم اس کار خیر میں بھجوائی ہیں ان کے م اور رقوم الفضل میں شائع کئے جا رہے ہیں احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ ان دوستوں کیلئے خصوصیت سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی تمام پریشانیوں اور بلاؤں کو اپنے فضل خاص سے دور فرمائے آمین افسوس ہے کہ خاکسار بوجہ اپنی مسلسل اور لمبی خرابیٔ صحت کے باعث جلد اشاعت کے لئے یہ فہرست نہ بھجوا سکا۔ (مرزا منور احمد چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

۱/۳/۶۲ء تا ۲۷/۳/۶۲ ... ۲۰/۶/۶۲

چوہدری محفوظ الرحمٰن صاحب ٹی آئی کالج ربوہ ... ۱
حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ ... ۳۰
حضرت سیدہ ام متین صاحبہ حرم حضرت اقدس ... ۲۰
صاحبزادی امۃ المتین صاحبہ ... ۱۰
سیدہ نفیسہ بیگم صاحبہ ربوہ ... ۴
صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ... ۱۵
شرائے عظیم صاحب زائن گنج ... ۳۰
بیگم صاحبہ بنت میاں محمد ابراہیم صاحب ... ۵
اسمٰعیلہ ضلع گجرات
بیگم صاحبہ چوہدری عبد اللہ خاں صاحب مرحوم ... ۵۰
نواب مسعود احمد خان صاحب ربوہ ... ۱۰
ڈاکٹر بشیر احمد صاحب پشاور ... ۵
امۃ الکریم صاحبہ لاہور ... ۵
خلیل احمد صاحب ایس ڈی او دروش چترال ... ۱۰
جماعت احمدیہ مردان بذریعہ میاں محمد حسین صاحب ... ۵۰-۵۵
سیکرٹری مال
محمد شفیع صاحب ربوہ ... ۴
اہلیہ صاحبہ مرحومہ مریم بیگم صاحبہ
مولوی محمد الدین صاحب ناظر تعلیم ربوہ ... ۶
چوہدری سلطان احمد صاحب بسرا ربوہ ... ۲
محمد شریف صاحب و رشید احمد صاحب گوٹھ غلام محمد سندھ ... ۱۰
حامد حسین صاحب دار البرکات ربوہ ... ۵
طاہرہ ناصر احمد صاحب حیدر آباد ... ۲۵
چوہدری دل محمد صاحب چک ۱۶۱ ضلع لائل پور ... ۲
مسعودہ صاحبہ دار البرکات ربوہ ... ۲۰
سید سعید احمد صاحب لاہور ... ۱۰
افتخار بیگم صاحبہ گلبرگ لاہور ... ۱۵
غلام رسول صاحب فضل ٹرانسپورٹ کمپنی تتو کی لاہور ... ۱۳۵
مرزا صالح علی صاحب حیدر آباد ... ۲۵
اہلیہ صاحبہ مولوی محمد اشرف صاحب مربی اصلاح و ارشاد ... ۲
اللہ بخش صاحب راولپنڈی ... ۶
عبد الرشید صاحب ابن اللہ بخش صاحب ... ۱
قاضی عبد السلام صاحب بھٹی ... ۱
نوابزادہ محمد امین خان صاحب بنوں ... ۱۰
اہلیہ طاہرہ صاحبہ معرفت مولوی عبد الباقی صاحب ننگی ... ۱۰

امیر عالم صاحب کوٹلی آزاد کشمیر ... ۱۰
محمد فیروز الدین صاحب سیکرٹری مال کوٹلی ... ۲۴-۷۵
عبد الکریم صاحب کمپر رجمنٹ سرگودھا ... ۵
بھائی محمود احمد صاحب
بیگم صاحبہ فیروز خاں صاحب سیالکوٹ
مہر نگار صاحبہ بنت چوہدری محمد امین صاحب ربوہ
زبیدہ بیگم صاحبہ والدہ شریف احمد صاحب ... ۱۲۰۰
ملک محمد شفیع صاحب نوشہرہ ... ۵-۱۲
سعیدہ خانم صاحبہ اہلیہ ملک محمد نذیر صاحب لائل پور ... ۲۰
محمد سلطان اکبر صاحب سیکرٹری مال دار الصدر غربی ... ۵
سیکرٹری مال صاحب جماعت احمدیہ کوہاٹ ... ۳
ایم ایس خالد صاحب سیکرٹری مال گڑھی شاہو لاہور ... ۲
سیکرٹری مال دار الرحمت وسطی ربوہ ... ۲
سکینہ بی بی صاحبہ بذریعہ چوہدری محمد اسحٰق صاحب ... ۵
اہلیہ صاحبہ حکیم دین محمد صاحب دار الرحمت وسطی ربوہ ... ۱
سیکرٹری مال دار الصدر جنوبی ربوہ ... ۳۷
چوہدری برکت علی صاحب چک ۱۰۸ لائل پور ... ۵۰
محمد عبد اللہ صاحب سنجر چانگ سندھ ... ۱۰
چوہدری اے وحید سلیم ایڈووکیٹ لاہور ... ۵
ڈاکٹر اقبال احمد صاحب مظفر گڑھ ... ۱۵
چوہدری محمد اسلم صاحب ورک جھنگ ... ۱
بیگم صاحبہ شیر احمد صاحب راولپنڈی ... ۱۵
چوہدری محمد حسین صاحب چیمہ ... ۱۱
خانکی ہیڈ ضلع گوجرانوالہ
چوہدری فتح عالم صاحب وہاڑی والا ضلع گجرات ... ۲۴
عبد الرشید صاحب شرنا شکار پور ... ۵
بابو اللہ داد خاں صاحب گجرات ... ۱۵
عبد المجید صاحب خیر پور ... ۵
چوہدری عنایت الرحمٰن صاحب ٹنڈو الہ یار ... ۱۰
چوہدری نذیر احمد صاحب محمد دین سپرنٹنڈنٹ ... ۵
والدہ صاحبہ مرحومہ
ملک محمد صدیق صاحب سیکرٹری مال واہ کینٹ ... ۱
میجر منظور الحسن صاحب سرائے عالمگیر ... ۲۵
حکیم مرغوب اللہ صاحب شیخوپورہ ... ۶۹-۲

(باقی)

مجلس خدام الاحمدیہ سرگودھا ڈویژن کی کامیاب تربیتی کلاس

مجلس خدام الاحمدیہ سرگودھا ڈویژن کی تربیتی کلاس مورخہ ۲۲ اگست ۶۲ء کو شروع ہو کر ۲۸ اگست ۶۲ء کو بمقام مسجد حنفی لائل پور بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی۔ اختتامی تقریر مکرم مرزا عبد الحق صاحب صوبائی امیر نے فرمائی اس سے قبل حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کا وہ پیغام جو آپ نے خاص طور پر اس کلاس کے لئے از راہ شفقت ارسال فرمایا بمقام پڑھ کر سنایا گیا اسی طرح مکرم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ بھی باوجود علالت کے تشریف لائے اور محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب بھی گھڑ سے تشریف لائے اور خدام کو الوداعی خطاب سے نوازا اللہ تعالیٰ کا یہ احسان ہے کہ یہ کلاس ہر لحاظ سے کامیاب رہی کلاس میں شرکت کرنے والے خدام و اطفال کی کل تعداد ۲۱۶ تھی۔

متعدد علماء سلسلہ نے بھی تشریف لا کر دینی علوم سے خدام کو مستفید فرمایا جزاہم اللہ احسن الجزاء

(سید محمد احسن ہاشمی معتمد علاقہ مجلس خدام الاحمدیہ سرگودھا ڈویژن)

نظارتِ تعلیم کے اعلانات

گورنمنٹ پولی ٹیکنک انسٹی ٹیوٹ سیالکوٹ:- ایوننگ کلاس:-

امتحانات ذیل:-

۱۔ انسٹی ٹیوشن آف انجینئرز پاکستان۔ سٹوڈنٹ شپ ایگزیمنیشن
سیکشن اے شپ ایگزیمنیشن

۲۔ سٹی اینڈ گلڈس (۱) مکینیکل انجینئرنگ ڈیزائن (۲) مکینیکل انجینئرنگ ڈ (۳) موٹر وہیکل الیکٹریشن ورک (۴) مشین شاپ انجینئرنگ (۵) موٹر وہیکل مکینکس ورک (۶) الیکٹریکل انسٹالیشن ورک (۷) الیکٹریکل انجینئرنگ پریکٹس۔

۳۔ الیکٹریکل سپروائزر ایگزیمنیشن

کلاسیں ۲۰/۹/۶۲ سے شروع درخواستیں ۱۰/۹/۶۲ تک تفصیل و فارم درخواست دفتر پرنسپل سے ۲۵ پیسے میں بارڑے سائز کا ۲۹ پیسے کی ٹکٹوں والا لفافہ بمعہ چار آنے کی رسیدی ٹکٹ بھیج کر۔ (پ۔ ٹ ۲۹/۸/۶۲)

گورنمنٹ پولی ٹیکنک انسٹی ٹیوٹ راولپنڈی:- داخلہ ایوننگ کلاسز

مجوزہ فارم میں درخواستیں ۵/۹/۶۲ تک بنام پرنسپل۔ انٹرویو ۱۵/۹/۶۲۔

کورسز:- I۔ ایسوسی ایٹ ممبر شپ ایگزیم آف دی انسٹی ٹیوٹ آف انجینئرز پاکستان سیکشن اے
II سٹی اینڈ گلڈس آف لنڈن انسٹی ٹیوٹ ایگزیمنیشن

مندرجہ ذیل فیلڈس:-

ا۔ الیکٹریکل انجینئرنگ انٹرمیڈیٹ گریڈ (ب) الیکٹریکل انجینئرنگ فائنل گریڈ۔
ج۔ مکینکل ڈرائنگ

III ٹریڈ کورسز:- (۱) الیکٹریکل سپروائزر کورس (۲) ریڈیو مکینک کورس (۳) مولڈر (۴) ٹرنر (۵) کارپنٹر (۶) ویلڈر (۷) فٹر (۸) ڈرافٹسمین

شرط:- برائے I ڈپلو انجینئرنگ یا انٹر سائنس
II (۱ و ۳) میٹرک سائنس و ریاضی (۲) الیکٹریکل انجینئرنگ انٹرمیڈیٹ سٹی اینڈ گلڈس۔
III اینگلو ورنیکلر مڈل:-

فیس فی ٹرم (۱۸ ہفتے) ۔/۱۵ فی مضمون بصورت I یا ٹریڈ کورسز II و III

فارم درخواست بمعہ تفصیلات ۲۵ پیسے کی ٹکٹیں ارسال کر کے طلب کریں۔ (پ۔ ٹ ۲۸/۸/۶۲)

(نظارت تعلیم ربوہ)

ہمدرد نسواں (اٹھرا کی گولیاں) دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں مکمل کورس انیس روپے

مشرقی پاکستان میں خوفناک سیلاب

منشی گنج کا قصبہ ڈوب گیا۔ ڈھاکہ میں کئی فٹ گہرا پانی کھڑا ہے

ڈھاکہ ۳۰ر اگست۔ مشرقی پاکستان کے جنوبی علاقوں میں سیلاب کی صورت حال نہایت خطرناک ہوگئی ہے۔ منشی گنج کا قصبہ پانی میں ڈوب گیا ہے۔ فرید پور، مانک گنج۔ اور نرائن گنج میں صورت حال اور خراب ہوگئی ہے ڈھاکہ میں کئی فٹ گہرا پانی کھڑا ہے اور لوگوں کو محفوظ مقامات تک پہنچایا جا رہا ہے ضلع میمن سنگھ میں تین ہزار مربع میل علاقہ زیر آب ہے۔

مشرقی پاکستان کے جنوبی اضلاع میں سیلاب کے باعث کئی مقامات پر ریل گاڑیوں کی آمد و رفت میں رکاوٹ پڑ گئی ہے۔ متعدد پٹڑیوں اور پلوں کو نقصان پہنچا ہے۔ جمنا کی سطح خطرے کے نشان سے ابھی اوپر ہے۔ فرید پور، مانک گنج اور نرائن گنج میں صورت حال سنگین ہوگئی ہے۔ پانی کی مقدار میں برابر اضافہ ہو رہا ہے۔ کھڑی فصلوں کو شدید نقصان پہنچا ہے۔ متعدد علاقے پانی سے گھر گئے ہیں۔ ڈھاکہ کے بڑے حصہ میں کمر کمر پانی کھڑا ہے۔ لوگوں کو محفوظ مقامات تک پہنچانے کے لئے بانسوں کے پل استعمال کئے جا رہے ہیں بوگرہ میں صورت حال میں چنداں تبدیلی نہیں ہوئی لیکن پانی کی سطح ڈیڑھ فٹ کم ہوگئی ہے۔ کلکتہ میل کے سوا تمام ٹرینیں منسوخ کر دی گئی ہیں۔ دریائے بوڑھی گنگا میں پانی کی سطح تین انچ کم ہوگئی ہے۔ منشی گنج کا قصبہ جو کل شام تک محفوظ تھا۔ آج زیر آب ہوگیا۔ ضلع رنگپور میں سیلاب کم ہو رہا ہے۔ وہاں سے کسی قسم کے جانی نقصان یا مویشیوں کے ضائع ہونے کی خبر نہیں ملی۔

ڈپٹی کمشنر میمن سنگھ نے آج بتایا کہ حالیہ سیلابوں سے ضلع میمن سنگھ میں کھڑی فصلوں کو کروڑوں روپیہ کا نقصان پہنچا ہے اور تین ہزار مربع میل سے زیادہ علاقہ زیر آب آگیا ہے سیلاب سے اس ضلع کے تیس لاکھ باشندے براہ راست متاثر ہوئے ہیں۔ سیلاب کی صورت حال پر غور کرنے کے لئے کل ڈھاکہ میں مشرقی پاکستان کابینہ کا ایک خاص اجلاس منعقد ہوگا۔ صوبائی وزیر قانون و اطلاعات مسٹر مصطفےٰ نے آج اخبار نویسوں کو بتایا کہ حالیہ سیلابوں سے بہت زیادہ نقصان پہنچا ہے۔ وزیر امداد باہمی امور مسٹر عبدالسلام نے بتایا کہ آئندہ دسمبر تک کسی اور فصل کی کوئی امید نہیں ہے۔

چین یکم اکتوبر کو پہلا ایٹمی تجربہ کرے گا

پیرس ۳۰ اگست۔ ہانگ کانگ کے مبصرین نے توقع ظاہر کی ہے کہ کمیونسٹ چین یکم اکتوبر کو اپنا پہلا ایٹمی تجربہ کرے گا۔ یہ تجربہ چین کے تیرھویں یوم آزادی پر کیا جائے گا۔ نیویارک ٹائمز کی اطلاع کے مطابق چینی حکومت ایٹمی سائنس دانوں پر زور دے رہی ہے کہ وہ پراپیگنڈے کے نقطہ نگاہ سے پہلا ایٹمی تجربہ یکم اکتوبر کو کرنے کی کوشش کریں۔ یاد رہے کہ قبل ازیں بتایا گیا تھا۔ کہ چین اپنا پہلا ایٹمی تجربہ ایک سال تک کر سکے گا۔

چینیوں نے تیس چوکیاں قائم کرلیں

نئی دہلی۔ ۳۰ر اگست وزیر دفاع مسٹر کرشنامینن نے لوک سبھا سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ کمیونسٹ چین نے شمالی سرحد پر بھارتی علاقہ میں گذشتہ مئی سے اب تک تیس نئی چوکیاں قائم کر لی ہیں آپ نے کہا اس دوران بھارتی اور چینی فوجوں میں دو بار مقابلہ ہوا۔ فائرنگ کی ابتداء چینیوں نے کی۔ اور بھارتی فوجوں کو جوابی فائرنگ کرنی پڑی۔

الجزائر میں خانہ جنگی شروع ہوگئی

الجزیرہ ۳۰ر اگست۔ الجزائر میں خانہ جنگی شروع ہوگئی ہے۔ رائٹر کی اطلاع کے مطابق الجزیرہ کی گلیوں میں آج اندھا دھند فائرنگ شروع ہوگئی ہے۔ جس میں ابتدائی اطلاعات کے مطابق متعدد افراد ہلاک ہوگئے ہیں۔

کوئی نیا کلیم داخل نہیں کیا جائیگا

لاہور ۳۰ر اگست کلیمز کمشنر پاکستان کے ایک اعلان کے مطابق اب کسی شخص کو بے خانماں افراد کے دعاوی کی رجسٹریشن کے قانون مجریہ ۱۹۵۶ء کے تحت کوئی نیا کلیم داخل کرنے کی اجازت نہیں ہوگی۔ کیونکہ نئے دعاوی رجسٹرڈ کرنے کی مقررہ تاریخ مدت ہوئی ختم ہو چکی ہے۔ اسلئے فیصلہ کیا گیا ہے کہ کوئی نیا کلیم نہ لیا جائے۔

بھارت چور دروازے سے لنکا پر قبضہ کرنا چاہتا ہے

احتیاط سے کام نہ لیا گیا تو لنکا کا حشر بھی کشمیر جیسا ہوگا،

کولمبو ۳۰ر اگست لنکا کے ایک سابق وزیر اور آنجہانی مسٹر بندرانائیکے کے قریبی دوست مسٹر آر جی سینانائیکے نے حکومت لنکا کو خبردار کیا ہے کہ بھارت چور دروازے سے لنکا پر قبضہ کرنا چاہتا ہے۔ لہذا وہ بھارتی آباد کاروں کے سوال پر پنڈت نہرو سے بات چیت کے سلسلہ میں بڑی احتیاط سے کام لے ورنہ کہیں لنکا کا حشر بھی کشمیر جیسا نہ ہو۔

مسٹر سینانائیکے نے گذشتہ ہفتہ کے روز لنکا کی پارلیمان سے خطاب کرتے ہوئے کشمیر میں بھارت کی چالبازیوں کا ذکر کیا آپ نے کہا کہ بھارت کا یہ معمول ہے کہ وہ معاہدے اور وعدے کرنے کے بعد مکر جاتا ہے۔ مسٹر سینانائیکے نے پارلیمان کو بتایا کہ بھارت اپنے دفاع کے لئے لنکا کو ضروری خیال کرتا ہے۔ لہذا حکومت لنکا یہ بات ذہن نشین کرے کہ بھارتی آباد کاروں کے مسئلہ کا مقابلہ ہے کہ آیا یہ ایک بیرونی مسئلہ ہے یا چور دروازے سے لنکا پر حملہ کرنے کا منصوبہ ہے۔ مسٹر سینانائیکے نے مزید بتایا کہ ۱۹۴۷ء، ۱۹۴۸ء، ۱۹۵۳ء اور ۱۹۵۵ء میں بھارت اور لنکا میں جو چار معاہدے ہوئے تھے۔ بھارت ان پر عملدرآمد میں ناکام رہا ہے۔ بھارت نے لنکا کو چار بار مذاکرات کی دعوت دی۔ لیکن ہر بار یا تو مذاکرات اچانک منقطع کر دئے گئے اور یا جو فیصلے کئے گئے ان پر عملدرآمد نہیں کیا گیا۔ اب پانچویں بار ہے۔ حکومت کو بہت محتاط رہنا چاہیے۔ ہمیں اپنے مسائل حل کرنے کے سلسلہ میں پنڈت نہرو کا آسرا نہیں لینا چاہیئے۔ کیونکہ وزیر اعظم پنڈت نہرو کی اولین وفاداری بھارت سے ہے۔ آپ نے کہا سردار پانیکر نے کہا تھا کہ لنکا بھارت کے دفاع کے لئے بڑی اہمیت رکھتا ہے ان حالات میں بھارت لنکا پر اپنا کنٹرول رکھنا چاہے گا۔ مسٹر سینانائیکے نے کشمیر میں پنڈت نہرو کی چالبازیوں کا ذکر کیا اور کہا کہ پنڈت نہرو کو ایک بڑی رحمدل شخصیت کہا جاتا ہے۔ لیکن جب ہم کشمیر کے مسئلہ پر غور کریں۔ تو پتہ چل جاتا ہے کہ پنڈت نہرو کس قسم کے شخص ہیں۔ بھارت نے بعض کاغذات پر مہاراجہ کے دستخط کروا کے کشمیری ریاست ہتھیالی تھی آج کشمیر بھارتی فوجیوں کے بوجھ تلے دبا کراہ رہا ہے۔ کشمیری محب وطن شیخ عبداللہ نے آزاد استصواب کے لئے کہا۔ لیکن انکار کر دیا گیا۔ شیخ عبداللہ گذشتہ ۹ سال سے بلا مقدمہ چلائے نظر بند ہیں۔ انہیں پنڈت نہرو نے جیل بھیجا۔ لہذا ہم پنڈت نہرو سے کسی قسم کی رحمدلی کی توقع نہیں رکھتے۔

کامیابی اور درخواست دعا

(۱) عزیز محمود احمد سلمہ بی کام (سال اول) کے امتحان میں فسٹ ڈویژن حاصل کر کے کامیاب ہوا ہے الحمدللہ۔ اس خوشی میں کسی مستحق کے نام خطبہ نمبر جاری کرا دیا ہے۔ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اس کامیابی کو آئندہ کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔

(عبدالجلیل عشرت اکوئنٹنٹس آفیسر — لاہور)

(۲) میرے بھتیجے بھائی ملک حمیدالدین صاحب ناصر متعلم لیاقت بورڈ ہائی سکول نواب شاہ ۶۲۱/۸۰۰ نمبر حاصل کر کے ضلع بھر میں اول اور سندھ سکنڈری بورڈ میں چوتھی پوزیشن پر کامیاب ہوتے ہیں۔ اور میری پھوپھی زاد ہمشیرہ ملک امۃ المجیب صاحبہ ایف۔ ایس سی کے امتحان میں ۵۵۳ نمبر لے کر فرسٹ ڈویژن میں اور اپنے کالج میں اول آئی ہیں۔

احباب کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ ان کامیابیوں کو مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے (آمین) ہمشیرہ موصوفہ اور عمزاد ہمشیرہ نزہت سلطانہ کی صحت کے لئے بھی احباب دعا فرما دیں۔ (خاکسارہ آمنہ طیبہ ملک جماعت نہم دختر ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے درویش قادیان مؤلف اصحاب احمد)

اعلان نکاح

برادرم عبدالستار صاحب ولد دین محمد صاحب کارکن دفتر امانت و خزانہ صدر انجمن احمدیہ کا نکاح نصرت جہاں بیگم بنت اسد علی خاں دارالیمن ربوہ کے ساتھ مبلغ آٹھ صد روپے حق مہر پر مکرم مولوی ابوالمنیر نورالحق صاحب نے بتاریخ ۶۲/۸/۲۲ بعد نماز مغرب محلہ دارالرحمت غربی میں پڑھا۔ احباب جماعت دعا فرما دیں کہ اللہ تعالےٰ جانبین کے لئے اس رشتہ کو مبارک کرے آمین۔ (سلطان احمد محلہ دارالرحمت غربی)

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں (منیجر)

ہم سے خط و کتابت کرتے وقت اپنی چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ منیجر

اسلام میں ایک ہی فرقہ جنتی ہے۔ اس کی تفصیل کیلئے دیکھو
اہل اسلام کس طرح ترقی کر سکتے ہیں
چوبیسواں ایڈیشن کارڈ آنے پر۔ مفت
عبداللہ الہ دین سکندرآباد — دکن

بارشوں کے باعث مشرقی پاکستان کے تمام دریاؤں میں سیلاب آ گیا

ڈھاکہ ریڈیو سٹیشن میں پانی بھر گیا۔ نشریات کا سلسلہ ختم ہو جانے کا خطرہ

ڈھاکہ ۳۱ اگست۔ ریڈیو پاکستان ڈھاکہ کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ سٹیشن میں پانی بھر گیا ہے اور اس کی نشریات کا سلسلہ کسی وقت بھی منقطع ہو سکتا ہے۔ بہر حال مزید پانی کی آمد کو روکنے کے لئے عمارت کے چاروں طرف پشتہ بنایا گیا ہے۔ فائر بریگیڈ عمارت سے پانی باہر نکال رہا ہے اعلان میں بتایا گیا ہے کہ عملہ کو ڈیوٹی دینے کے لئے ڈیڑھ میل کا فاصلہ کشتی میں عبور کرنا پڑتا ہے۔

تازہ ترین خبروں کے مطابق بوڑھی گنگا لکھیا اور میگھنا کی سطح آب میں اضافہ ہو گیا ہے اور ڈھاکہ منشی گنج اور نارائن گنج میں سیلاب کی صورت حال اور خراب ہو گئی ہے۔ ڈھاکہ کی ہاکرز مارکیٹ میں داخلہ ناممکن ہو گیا ہے اور تمام دوکانیں بند کر دی گئیں ہیں۔ شہر میں آمد و رفت کے لئے کشتیاں استعمال کی جا رہی ہیں۔ گنج کے سٹیمر سٹیشن کو کچھ فاصلہ پر منتقل کر دیا گیا ہے۔ کیونکہ پہلے مقام کو خطرہ لاحق ہو گیا تھا۔ دریائے بوڑھی گنگا میں سطح اب خطرہ کے نشان کے قریب پہنچ رہی ہے اور ڈھاکہ کے پرانے شہر کے بیشتر حصے زیر آب آ گئے ہیں۔ شہر میں آج بارش ہوئی اور محکمہ موسمیات کی پیشگوئی کے مطابق کل پھر بارش کا امکان ہے۔ جس سے صورت حال مزید سنگین ہو جانے کا خدشہ ہے۔ شہر کے وسط سے جو نالہ گزرتا ہے اس میں بوڑھی گنگا کا پانی بھی شامل ہو گیا ہے جس سے نواحی علاقوں میں پانی بھر گیا ہے صدر گھاٹ جیٹی بالکل زیر آب ہے اور اس کا کوئی نشان نظر نہیں آتا

مشرقی پاکستان کابینہ نے آج اپنے ایک خاص اجلاس میں صوبے میں سیلاب کی صورت حال کا جائزہ لیا اور امدادی اقدامات کا فیصلہ کیا۔ کابینہ نے سیلاب سے نقصان کی ایک تفصیلی رپورٹ بھی تیار کی۔

(ابتدائی خبر صفحہ ۱ پر)

مغربی جرمنی کے صدر پاکستان کا دورہ کرینگے

راولپنڈی ۳۱ اگست کل یہاں اعلان کیا گیا کہ صدر پاکستان فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں نے مغربی جرمنی کے صدر ڈاکٹر ہائنرش لوبکے کو پاکستان کا دورہ کرنے کی دعوت دی ہے۔ اور صدر مغربی جرمنی ڈاکٹر لوبکے کے ہمراہ آپ کی اہلیہ وزیر امور خارجہ اور صدارتی سیکرٹریٹ کے سیکرٹری بھی پاکستان آئیں گے۔ صدر مغربی جرمنی کا یہ دورہ پندرہ سے اکیس نومبر تک ہو گا۔ یاد رہے کہ صدر ایوب نے گذشتہ سال مغربی جرمنی کا دورہ کیا تھا۔

پاک فضائیہ کا طیارہ تباہ، دو افراد ہلاک

پشاور ۳۱ اگست۔ پاک فضائیہ کے ہیڈ کوارٹرز سے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ پاکستان ائیر فورس کا ایک تربیتی طیارہ کل رات کراچی کے نزدیک گر کر تباہ ہو گیا۔ اس میں سوار دونوں افراد ہلاک ہو گئے۔ حادثہ کے اسباب کی تحقیقات کا حکم دے دیا گیا ہے۔

بچہ سیلاب کی لہروں میں بہہ گیا

یہاں موصولہ ایک خبر کے مطابق نانگیل قصبہ میں ایک بچہ جو لکڑی کی ایک مچان پہ اپنی ماں کی گود میں سو رہا تھا گر کر سیلاب کی لہروں کی نذر ہو گیا۔ نانگیل میں ایک اور لاش بھی تیرتی نظر آئی پورے قصبہ میں پانی بھر گیا ہے اور شہر کی بیشتر آبادی مکانوں کی چھتوں اور لکڑی کی مچانوں پر رہ رہی ہے۔

سیاسی نظر بندوں کیلئے بورڈ

راولپنڈی ۳۱ اگست، وزیر داخلہ خان حبیب اللہ نے بتایا ہے کہ مرکزی نظر بندی کے معاملات پر غور کے لئے بورڈ قائم کر دیا گیا ہے۔ یہ بورڈ سپریم کورٹ کے جج مسٹر جسٹس فضل اکبر اور وزارت داخلہ کے سیکرٹری مسٹر این ایم خان پر مشتمل ہے یہ بورڈ انتظامی نظر بندی کے قانون مجریہ ۱۹۶۲ء کے تحت قائم کیا گیا ہے۔ جسے قومی اسمبلی کے تحت قائم کیا گیا ہے۔ جسے قومی اسمبلی نے اپنے گذشتہ اجلاس میں منظور کیا تھا۔

تھرڈ ڈویژن ختم کرنے کی حمایت

لاہور ۳۱ اگست صوبائی وزیر تعلیم بیگم محمودہ سلیم نے تھرڈ ڈویژن ختم کرنے کی حمایت کی ہے لاہور کے فضائی مستقر پر اخباری نمائندوں سے ایک ملاقات کے دوران بیگم سلیم نے کہا تھرڈ ڈویژن میں پاس ہونے والے طلباء کو نہ تو فنی تعلیم کے اداروں میں داخلہ ملتا ہے اور نہ انہیں کسی باوقار پیشے میں ملازمت ملتی ہے

محترم میاں جان محمد صاحب رضی اللہ عنہ وفات پا گئے

انا للّٰہ وانا الیہ راجعون

ربوہ ——— افسوس سے لکھا جاتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی محترم میاں جان محمد صاحب جو قادیان کے قدیمی باشندے اور نہایت درجہ نیک اور مخلص انسان تھے کل مورخہ ۲۹۔ اگست ۶۲ء بروز بدھ دس بجے صبح کے قریب ۸۵ سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔

ساڑھے پانچ بجے سہ پہر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے نماز جنازہ پڑھائی جس میں احباب کثیر تعداد میں شریک ہوئے بعد ازاں جنازہ مقبرہ بہشتی لے جایا گیا جہاں مرحوم کی نعش کو قطعہ صحابہ میں سپرد خاک کیا گیا قبر تیار ہونے پر حضرت مرزا عزیز احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان نے دعا کرائی۔

محترم میاں جان محمد صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ ۱۸۹۷ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دست مبارک پر بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے تھے۔ آپ نے قادیان میں سالہا سال تک بطور پوسٹمین کام کیا اور اسی پوسٹ سے ریٹائر ہوئے۔ بہت خوش خلق ملنسار اور دعا گو بزرگ تھے۔ احمدیت سے والہانہ محبت رکھتے تھے۔

میاں محمد دین صاحب حجام لاہور اور میاں احمد جان صاحب ٹیلی ماسٹر آپ کے فرزند ہیں۔ آپ نے بیٹے پوتے پوتیاں، نواسے نواسیاں اور پڑپوتے پڑپوتیاں اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محترم میاں جان محمد صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ کے درجات بلند فرمائے اور آپ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرتے ہوئے دین و دنیا میں انکا حافظ و ناصر ہو۔

جامعہ نصرت ربوہ میں داخلہ

جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ میں فرسٹ ایر بی۔ اے (پاس کورس) کا داخلہ ۵ ستمبر سے شروع ہوگا اور دس روز تک جاری رہے گا۔ درخواستیں مجوزہ فارم پر معہ پروویژنل اور کیریکٹر سرٹیفیکیٹ مورخہ ۱۴ ستمبر ۶۲ء تک ارسال کریں۔ فارم اور پراسپکٹس دفتر کالج سے طلب فرماویں۔

انگلش - ریاضی - عربی اور اسلامیات میں بی اے (آنرز) کا بھی انتظام ہے

گیارھویں کلاس کا داخلہ یکم ستمبر سے ۱۰ ستمبر تک ہوگا۔

انٹرویو صبح ۸ بجے سے ۱۱ بجے تک۔

مستحق طالبات کے لئے وظائف اور فیس کی مراعات۔ باہر سے آنے والی طالبات کے لئے ہوسٹل کا انتظام ہے۔

(پرنسپل جامعہ نصرت ربوہ)

تعلیم الاسلام کالج ربوہ

تعلیم الاسلام کالج میں نئے سال کا داخلہ یکم ستمبر ۱۹۶۲ء سے شروع ہو کر دس روز تک جاری رہے گا۔ داخل ہونیوالے طلبہ معہ پروویژنل اور کیریکٹر سرٹیفکیٹ و داخلہ فارم اپنے گارڈین کی معیت میں پیش ہوں۔

(پرنسپل)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

درخواست دعا

والدہ چوہدری عبدالکریم صاحب ابن حضرت مولوی محمد اسماعیل صاحب جلالپوری لندن سے بذریعہ کار سیر کے لئے تشریف لے گئی ہوئی ہیں۔ احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ سے بخیریت مراجعت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔
(محمد احمد جلیل ربوہ)